بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۶ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۔ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ پسلی کی درد میں بھی افاقہ رہا۔ لیکن حضور کو رات بہت تھوڑی نیند آئی۔ اِس وقت بھی بے چینی کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

داخلہ احمدیہ ہوسٹل لاہور

داخلے کے درخواستیں بسفارش امیر مقامی یا پریذیڈنٹ جماعت بنام سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل 34-B.II گلبرگ لاہور ارسال ہوں۔ لاہور کے احمدی کالجیٹ طلباء اور ان کے والدین توجہ فرمائیں۔ اور اپنے ہوسٹل کے دینی ماحول سے فائدہ اٹھادیں:

(ناظر تعلیم ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ ساری کمندوں کو جلادے اور صرف محبت الٰہی کی کمند کو باقی رہنے دے

کل انبیاء اسی خاطر دنیا میں آئے تا لوگ ان کے نقش قدم پر چل کر خدا تک پہنچنے کی کوشش کریں

”انسان کو چاہیئے کہ ساری کمندوں کو جلادے اور صرف محبتِ الٰہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں آدمؑ سے لیکر نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تعالیٰ تک پہنچے۔ اسی طرح اور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؎

بدنام کنندہ نکو نامے چند

بلکہ ایسے ہو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون پر حصر کر دیا ہے کہ صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہیئے۔ اور صرف اسی غرض کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)

بی۔ایس سی سال دوم کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کا شاندار نتیجہ

۱۹ طلباء میں سے ۱۷ طلباء کامیاب ہوئے نتیجہ کی اوسط ۸۹ء۴ فیصد رہی

۸ طلباء نے فرسٹ ڈویژن اور ۷ طلباء نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ امتحان بی ایس سی سال دوم ۱۹۶۴ء منعقدہ اپریل مئی بفضلہ تعالیٰ شاندار رہا ہے۔ کل ۱۹ طلباء شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۷ پاس ہوئے ۸ نے فرسٹ ڈویژن اور ۷ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا۔ اور صرف ۲ تھرڈ ڈویژن میں آئے۔ کامیاب طلباء کی اوسط ۸۹ء۴ فیصد رہی۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے

۶۶۲۱	مقبول احمد	I	۴۳۲/۷۰۰
۶۶۲۲	نجم گلزار		۳۴۲
۶۶۲۳	محمد عقیل	I	۴۹۹
۶۶۲۴	نسیم احمد	I	۴۲۸
۶۶۲۵	نعیم احمد طیب	I	۴۵۱
۶۶۲۶	مسعود احمد اختر	I	۴۲۷
۶۶۲۷	محمد بلال		۴۰۸
۶۶۲۸	بشیر احمد خالد		۳۹۰
۶۶۲۹	منیر احمد		۳۸۱
۶۶۳۰	عبدالغفور عاصی		۳۸۸
۶۶۳۱	ناصر احمد	I	۴۳۲
۶۶۳۲	محمد یار ظہیر	I	۵۰۵
۶۶۳۳	محمود احمد مرزا		۳۶۶
۶۶۳۵	محمد اشرف چوہدری		۳۳۱
۶۶۳۶	محمد عظیم خاں		۳۷۸
۶۶۳۷	ملک مقبول احمد		۴۰۲
۶۶۳۸	محمد اسلم چوہدری		۴۴۶

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ستمبر ۶۴ء

ایڈیٹر شہاب کا مبلغ علم

جب سے ایڈیٹر "شہاب" کو دعوت دہلی نے چھاڑ پلائی ہے کہ وہ آپ تو کچھ کرتا نہیں مگر اپنی جھینپ چھپانے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے کام میں کیڑے نکالنے کو ہی اپنا بڑا کارنامہ خیال کرتا ہے اس وقت سے ایڈیٹر مذکور اپنی "جہالت" کا اظہار "اظہار رمزی" کا برقع اوڑھ کر کرتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف منیف "ایک غلطی کا ازالہ" حکومت نے غلطی سے ضبط کر لی تھی تو ایڈیٹر نے یہی برقع اوڑھ کر اپنی جہالت کا اس طرح اظہار کیا تھا کہ گویا یہ کتاب عیسائیوں کے خلاف ہے۔ حالانکہ اس میں عیسائیوں یا عیسائیت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو ایڈیٹر "شہاب" کی تحریر:۔

"اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے مرزائیوں کی ایک کتاب "ایک غلط فہمی کا ازالہ" ضبط کر لی ہے حکومت کا یہ اقدام نہایت مناسب اور بروقت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ مسیحی مشنری ہمارے بزرگوں کے خلاف دریدہ دہنی کر کے ہماری دلآزاری نہ کریں تو شرافت اور انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہم بھی مسیحی فرقے کے متعلق ایسی کوئی بات نہ کہیں جو ان کی دلآزاری کا باعث بنے۔ مذہبی مناظروں نے آج تک کسی قوم اور کسی ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا ان کا اثر ہمیشہ الٹا ہوتا ہے اور اس سے جواب در جواب کا ایک چکر چل نکلتا ہے جو بعض اوقات شدید نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ اسلام مناظروں کے ذریعہ نہیں بلکہ تالیف قلوب کے ذریعہ پھیلا تھا۔ اور اس کی عظمت دوسرے لوگوں کو سمجھ کر ان سے محبت اور ہمدردی کا اظہار کرنے سے ظاہر ہوئی تھی۔ لیکن قادیانی حضرات تبلیغِ اسلام کے اس بنیادی اصول کو اپنی پوری تاریخ میں کبھی نہیں سمجھ سکے۔ اور دوسروں کی دلآزاری ان کا اولین مقصد رہی۔ موجودہ عالمی حالات میں اس تصور کو دفن کر دینا چاہیئے اور ایسی تمام کتابوں کو دریا برد کر دینا چاہیئے جو دوسرے مذاہب کو مسلمانوں اور اسلام سے دور لے جائیں۔ اس لئے اس کتاب کی ضبطی ہمارے نزدیک بڑی مستحسن ہے۔" (شہاب مورخہ $\frac{7}{64}$ ۱۹ صفحہ ۵)

لطف یہ ہے کہ ایڈیٹر شہاب نے یہاں کھلا کھلا اعتراف کر لیا ہے کہ "احمدی بھی "ہم" (مسلمانوں) میں شامل ہیں۔ اب پھر ایڈیٹر مذکور نے اظہار رمزی کے پردہ میں "کچھ غمِ دوراں" کے مستقل عنوان کے تحت الفضل کے ایک اداریہ پر لکھ کر نہ صرف اپنے اخلاق کا جنازہ نکالا ہے بلکہ اپنی جہالت کا ثبوت بھی دیا ہے۔ اس تحریر سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ شہاب کے قارئین کرام کا اخلاقی معیار کیا ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ شخص محض احمدیت دشمنی کے جوش میں جو غلط سلط اور بے معنی بات جی میں آتی ہے لکھ دیتا ہے اور اس سے پھر آپ ہی غلط نتائج برآمد کر لیتا ہے۔ اپنی جہالت کو چھپانے کے لئے اس نے ایک یہ اہتمام کیا ہے کہ آپ ہی لکھ دیا ہے کہ:

"ممکن ہے الفضل ہمیں "احمدی لٹریچر" پڑھنے کی دعوت دے اور یہ کہے کہ اس سوال کے جواب میں مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر موجودہ "ایدہ اللہ" تک اور ان کے دائیں بائیں سے لے کر "سرکاری گزٹ" تک نصف صدی سے زیادہ عرصے سے چیخ دھاڑ کر رہے ہیں۔ اور اس سوال کا "شافی" جواب بار بار دے چکے ہیں۔ یا عادت کے مطابق مولانا مودودی کی کسی کتاب کا طویل اقتباس درج کر دے۔ لیکن یہ سوال اپنی جگہ پر جس طرح ساٹھ سال پہلے قائم تھا آج بھی موجود ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج تک عالمِ اسلام یا اس سے باہر کسی پڑھے لکھے حلقے نے قادیانی ملت کی اس خوغا آرائی کو کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا اور سوال جوں کا توں رہا۔"

(شہاب $\frac{8}{64}$ ۱۶ صفحہ ۵)

قارئین ملاحظہ فرمائیں انداز گفتگو! یہ وہ لوگ ہیں جو اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں لیکن کیا مجال کہ ایک لفظ بھی "بداخلاقی" کے بلند معیار سے گرا ہوا ہو۔

دراصل یہ آپ نے اپنی جہالت کی پیش بندی کی ہے۔ کیونکہ جو حوالہ اوپر اس نے نقل کیا ہے وہی اس کے نتیجہ کے خلاف جاتا ہے۔ اگر اس نے واقعی کبھی احمدیہ لٹریچر خواب میں بھی دیکھا ہوتا تو وہ ایسی بے معنی باتیں ہرگز نہ کرتا اور یہ نہ کہتا:۔

"الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کے حوالے سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:۔

"قرآن مجید کی تعلیم میں وہی اثر و برکات اب بھی موجود ہیں اور پھر تاثیر کا ایک اور بھی نمونہ قابل ذکر ہے۔ انجیل کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ خود عیسائیوں کو اس امر میں مشکلات ہیں کہ اصل انجیل کونسی ہے اور وہ کس زبان میں تھی اور کہاں ہے مگر قرآن پاک کی برابر حفاظت ہوتی چلی آئی ہے۔ ایک لفظ اور نقطہ تک اس کا ادھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔ اس قدر حفاظت ہوئی ہے کہ ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن شریف کے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہیں جن میں باہم اتفاق ہے۔ ہمیشہ یاد کرتے اور سناتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ آپ کے برکات اور زندہ برکات نہیں ہیں۔ اور کیا ان سے آپ کی حیات ثابت نہیں ہوتی۔"

یہ بہت درست بات ہے کہ یہ قول اس زمانے کا ہے جب مرزا صاحب اس حد تک آپے سے باہر نہیں ہوئے تھے کہ انہیں انگریز کی حمایت کرنے کے جوش میں ملتِ اسلامیہ میں منافرت پیدا کرنے کے لئے نبوت کا دعوٰے کرنے کی ضرورت پڑی۔ اور ملکہ وکٹوریہ سے وفاداری ثابت کرنے کے لئے ایک نبی۔ ایک کعبہ اور ایک قرآن کی مرکزیت سے اپنی وفاداری کی قربانی دینی پڑی لیکن جب "الفضل" اس قول کو اپنی پیشانی پر ثبت کرتا ہے تو وہ اس کی جو بھی تاویل کرے، بہرحال اس بات کا بلا واسطہ اقرار کرتا ہے کہ کبھی اس کی "قوم" قرآن اور حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات کے تسلسل اور حیات کی قائل تھی۔ سوال ہے کہ اس ہمہ گیر عقیدے کی موجودگی میں کسی ظلی یا بروزی پشتہ بندی کی کیوں ضرورت پیدا ہوئی۔ اور اب "الفضل" ایٹم بم سے لے کر "طوفانِ نوح" کی طرح کے طوفانوں تک کے لئے قرآن اور حامل قرآن صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی کسی نذیر نبی کی ضرورت کیوں محسوس کرتا ہے؟" (ایضاً)

جہالت آپ کی تو اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ بقول خود ایڈیٹر شہاب نے محولہ بالا اقتباس الفضل کی ۴ راگست ۱۹۶۴ء کی اشاعت سے نقل کیا ہے جو الفضل کے پہلے صفحہ پر ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر عنوان جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔ ایک ادنیٰ ترین ذہنیت کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ احمدیوں کے لئے یہ قول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہمیشہ کے لئے سند ہے اور اس لئے وہ ہرگز جماعتِ احمدیہ کے موجودہ عقائد کے خلاف یا ان سے ہٹا ہوا نہیں ہو سکتا۔

اگر ایڈیٹر شہاب نے احمدیہ لٹریچر سے ذرا سی بھی واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کی ہوتی تو اس کو معلوم ہوتا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات کی کیا وسعتیں ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ ایک غلطی کے ازالہ سے نقل کیا جاتا ہے جس کے متعلق ایڈیٹر صاحب نے اپنی علمیت کا وہ معرکۃ الآرا مظاہرہ کیا تھا جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اور اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول کہ

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی ضرور یاد رکھنی چاہیئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعے سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالےٰ

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام

از محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"پس اے میرے پیارے مسیح موعود کی صاحبزادی! میں آپ کی خدمت میں بھی پُر اخلاص اپیل کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا خالی بالطبع ہو کر غور سے مطالعہ کریں اور ساتھ دعا بھی کریں۔ یقیناً آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ کہ حضرت اقدسؑ نے کبھی اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء میں داخل نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو زمرۂ اولیاء میں ہی داخل فرماتے رہے ہیں۔ ہاں یہ درست ہے کہ حضور کا مقام اولیاء میں بہت بلند ہے۔ جس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام میں سرفہرست ہیں۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح موعود جماعت اولیاء میں سرفہرست ہیں"۔ (ص۱۲ کالم ۲-۳)

جناب مصری صاحب نے اس عبارت میں دو باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اوّل۔ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو کبھی زمرۂ انبیاء میں داخل نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو زمرہ اولیاء میں داخل فرماتے رہے ہیں۔

دوم یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ جماعت اولیاء میں سرفہرست ہیں۔

میں گزشتہ سال الفضل کے کالموں میں جناب مصری صاحب سے اس موضوع پر بھی بحث کر چکا ہوں۔ ان کی پہلی بات بالکل غلط ہے۔ اور دوسری یہ بات کہ حضرت مسیح موعود جماعت اولیاء میں سرفہرست ہیں درست ہے۔ اور ہمیں مسلّم ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک اولیاء کی دو قسمیں ہیں۔ غیر مامور اولیاء اور مامور اولیاء ان کے متعلق آپ تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

"اولیاء اللہ جو مامور نہیں ہوتے یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے حکم اور الہام سے خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان سب کا معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قسم کے ولی جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں اور خداتعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا کا لے کر آتے ہیں۔ اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سردار اور پیشوا سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خداتعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کے بعد خدا کے ان نائبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خداتعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ ان کو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا ان کے قبول کرنے اور ان کی اطاعت کا جوا اٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو۔"

(تریاق القلوب ص۶۶۔ ۶۷ ایڈیشن اوّل)

جناب مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلی قسم کے اولیاء میں نہیں بلکہ دوسری قسم کے اولیاء میں ہی شمار کر سکتے ہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوسری قسم کے ولیوں میں سے ہی سرفہرست قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور اس قسم کے ولیوں میں سرفہرست رسول یا نبی ہوتے ہیں۔

پس ہر نبی ضرور خاتم الاولیاء ہوتا ہے یعنی دوسری قسم کے اولیاء کی سرفہرست ہوتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے آپ انبیائے کرام میں سرفہرست ہیں۔ نبوت اور ولایت میں عموم وخصوص کی نسبت ہے یعنی ہر نبی ضرور ولی ہوتا ہے مگر ہر ولی نبی نہیں ہوتا۔

امر اوّل کے بارہ میں جناب مصری صاحب کا یہ فقرہ بالکل غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمیشہ اپنے آپ کو زمرۂ اولیاءؑ میں ہی داخل فرماتے رہے ہیں۔"

مقصود مصری صاحب کا یہ ہے کہ حضرت اقدس اپنے آپ کو ہمیشہ غیر نبی سمجھتے رہے ہیں۔ نبی اپنے آپ کو کبھی نہیں سمجھا۔ یہ امر تو درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک وقت تک اپنی نبوت کو محدثیت تک محدود قرار دیتے رہے ہیں۔ لیکن جب آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی کہ:

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

(ریویو جلد اوّل ص۲۵۷)

تو اس عقیدے کا اظہار آپ نے اس وجہ سے کیا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے آپ پر یہ منکشف ہو گیا کہ آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ چنانچہ آپ حقیقۃ الوحی ص۱۴۹، ص۱۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں:

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خداتعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے اس عقیدہ پر مجھے قائم نہ رہنے دیا۔ اور **صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔** مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"

(حقیقۃ الوحی ص۱۴۹، ص۱۵۰)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ایک وقت تک آپ حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی جزئی فضیلت کے قائل تھے، جس کے حامل کے لئے نبی ہونا ضروری نہیں۔ لیکن ہمیشہ آپ اس عقیدہ پر قائم نہیں رہے۔ اور اس بات کا انکشاف ہو جانے پر کہ آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ آپ اپنے تئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر قرار دینے لگ گئے۔ پس اگر آپ زمرۂ انبیاء میں داخل نہیں بلکہ غیر نبی ہیں۔ تو پھر آپ ایک نبی سے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ "اپنی تمام شان میں بڑھ کر" ہونے کا دعوےٰ کس طرح کر سکتے تھے؟ ایک غیر نبی تو ایک نبی سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ امتی نبی بھی مقام نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اور نبوت مطلقہ کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا ایک فرد ہوتا ہے آخر میں اس حقیقت کا واضح کر دینا ضروری ہے کہ ہماری جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ تو تشریعی انبیاء کے زمرہ کا فرد سمجھتی ہے۔ اور نہ مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد۔ کیونکہ تشریعی اور مستقل نبی ہونے سے آپ نے ہمیشہ انکار کیا ہے ہاں نفس نبوت یا بالفاظ دیگر نبوت مطلقہ کے لحاظ سے ہی آپ کو انبیاء کے زمرہ کا فرد یقین کرتی ہے۔ کیونکہ اپنی نبوت کو جو ظلی نبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں نبوت کی ہی ایک قسم قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی) کامل پیروی سے ملتی ہے۔ جو اس کے چراغ سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل۔"

(چشمہ معرفت ص۳۲۴)

اور اپنا نبی اور رسول ہونا یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں نبی اور رسول نہیں ہوں باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے اور **میں رسول اور نبی** ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعوےٰ کرنے والا ہوتا تو خداتعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔ بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ نبی اور رسول بھی ہیں اور خاتم الاولیاء بھی یعنی اولیاء اللہ ہونے کے سرفہرست بھی۔ ہاں آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء یعنی انبیاء میں سے سرفہرست ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

واقفین زندگی اور اُن کے رشتہ داروں کے لئے قیمتی اسباق

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال تحریک جدید ربوہ

حضرت انس بن مالک رضی سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک بھائی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوتا رہتا اور دوسرا بھائی کسبِ معاش میں مصروف رہتا۔ ایک دن کسب معاش میں مصروف رہنے والے بھائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے دوسرے بھائی کی شکایت کی جس کا مطلب یہ تھا کہ اس کا بھائی بے کار رہتا ہے اس پر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ

کہ اے شکایت کرنے والے جو رزق اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجھ کو دیا جا رہا ہے شاید وہ اسی بھائی کی برکت سے دیا جا رہا ہے جسے تو بے کار سمجھتا ہے۔

اس حدیث شریف میں جس میں ایک دین سیکھنے والے بھائی اور دوسرے دنیا کمانے والے بھائی کا ذکر ہے۔ واقفین زندگی اور ان کے رشتہ داروں کے لئے بہت سے قیمتی اسباق ہیں۔ جن کو اختصاراً ذیل میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

واقفین کے لئے اس حدیث میں سب سے زیادہ قیمتی سبق انقطاع الی اللہ۔ اور توکل علی اللہ کا ہے۔ جو تمام دنیاوی مشکلات کا واحد حل ہے اگر اس زریں اصول کو دیگر کارکنان بھی جو واقفین زندگی نہیں کہلاتے مدنظر رکھیں تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ بھی واقفین زندگی میں ہی شمار ہوں گے۔ پس اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر زندگی وقف کر کے اور دین سیکھنے اور سکھلانے اور سلسلہ کی طرف سے جو بھی خدمت سپرد ہو اسے بجا لانے میں اس قدر انہماک اور یکسوئی اختیار کی جائے کہ دنیا کا کوئی لالچ بھی طبیعت پر غلبہ نہ پا سکے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اردو منظوم کلام میں ایک جگہ "عاشق" کی تعریف بیان کی ہے جو مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں ایک واقف زندگی پر پوری اترتی ہے۔ فرمایا ہے

تمہیں یہ بھی بتا دُوں اس بیاں میں
کہ عاشق کس کو کہتے ہیں جہاں میں
وہ عاشق ہے کہ جس کو حسب تقدیر
محبت کی کماں سے آلگا تیر
نہ شہوت ہے نہ ہے کچھ نفس کا جوش
ہوا الفت کے پیالوں سے وہ بیہوش
لگی سینے میں اس کے آگ غم کی
نہیں اس کو خبر کچھ بیچ و خم کی

اب رہے واقفین کے رشتہ دار سو اُن کے لئے بھی مذکورہ بالا حدیث میں متعدد قیمتی اسباق موجود ہیں۔ مثلاً سب سے پہلا سبق تو یہی ہے کہ واقفین زندگی کو خاندان کی معیشت پر ایک بوجھ نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ اس کے برعکس اس خاندان کو جو دنیوی نعماء حاصل ہوں۔ انھیں اپنے واقفین زندگی چشم و چراغ کی برکت کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ سبحان اللہ۔ ہمارے محسن اعظم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کی اس طرح عزت و توقیر فرما دی ہے۔ لیکن افسوس بعض واقفین کے رشتہ دار بعض اوقات یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہمارا بچہ واقف زندگی ہونے کی وجہ سے فلاں فلاں دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گیا ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ واقف زندگی کی جو عزت و توقیر سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم فرما دی ہے۔ اس کے سامنے دنیا کی نعمتیں ہیچ ہیں۔ اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملک روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے واقفین کے متعلق فرمایا ہے:۔

"جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے"!

دوسرا اہم سبق واقفین زندگی کے رشتہ داروں کے لئے اس حدیث شریف میں یہ ہے کہ واقفین کے انہماک فی الدین اور یکسوئی قائم رکھنے میں اگر وہ مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا تو خیال رکھیں کہ وہ کسی قول یا عمل سے اس پاک فضا کو مکدر کرنے کا باعث نہ بنیں جو کہ خدمت دین کے لئے ضروری ہے واقفین کے رشتہ دار شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر جن ذرائع سے ان کی یکسوئی اور انہماک میں خلل انداز ہو سکتے ہیں وہ ذیل میں اس غرض سے بیان کر دیئے جاتے ہیں تاکہ ان سے بچنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ اور اس طرح بالواسطہ اس ثواب میں حصہ دار بننے کی کوشش کی جائے جو اللہ تعالےٰ نے واقفین کے لئے مقدر کر رکھا ہے:۔

۱- واقفین کے متعلق احساس کمتری
۲- واقفین سے ان امور کی توقع رکھنا جو ہمارہ زندگی کے مطالبہ تحریک جدید کے خلاف ہیں۔
۳- واقفین کے گھروں کو مرکز میں بہترین ٹھکانہ سمجھ کر ان پر مالی بوجھ لاد دینا۔

اول الذکر ہر دو امور کا حل تو کسی حد تک واقفین کے اختیار میں بھی ہے اور وہ اس طرح کہ وہ خود کسی جہت سے بھی احساس کمتری کا شکار نہ بنیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تتبع میں وقف کو ملک روحانی کی شاہی تصور کریں اور خود سادہ زندگی پر پورے اخلاص کے ساتھ عمل پیرا رہیں۔ اس طرح ان امور میں ان کے رشتہ داروں کی انشاء اللہ بہت حد تک اصلاح ہو جائے گی۔ لیکن تیسرا امر واقفین کے بس میں نہیں ہے ہمارا مرکز جہاں بہت سے روحانی فوائد کا حامل ہے وہاں بعض دنیوی سہولتیں بھی اس کے مکینوں کو حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک نمایاں مثال تعلیم کی سہولت ہے اس معاملہ میں واقفین کے رشتہ داروں کو بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ مرکز میں رہنے کے شوق میں وہ کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں جو واقفین کو زیر بار اور پریشان کر دے۔ اور اس طرح ان کی وہ توجہ جو تمام تر خدمتِ دین کے لئے وقف ہونی چاہیئے انتشار اور اضطرار کا شکار ہو کر رہ جائے۔ بعض واقفین جو اپنی شامت اعمال سے اپنے عہد وفاداری کو نبھانے میں کامیاب نہیں ہو سکے ان کے حالات کا میں نے جائزہ لیا ہے۔ کسی کے لئے اس کی اپنی بیوی ٹھوکر کا باعث بن گئی جس نے تحریک جدید کے سادہ زندگی کے مطالبہ کے خلاف نت نئے مطالبات پیش کر کر کے اپنے واقف زندگی شوہر کو پریشان کر دیا اور کسی کے لئے اس کے دیگر رشتہ دار وبال جان بن گئے وغیرہ وغیرہ۔

الغرض واقفین زندگی پر ہی نہیں بلکہ رشتہ داروں پر بھی جماعت کی طرف سے بڑی اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اور اگرچہ ان ذمہ داریوں کا احساس ہر عقلمند اور مخلص احمدی کے دل میں موجود ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ

"وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر"

کے ماتحت باہمی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہے۔ مجھے امید ہے کہ جماعت کے اہل قلم حضرات اس موضوع پر وقتاً فوقتاً اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرماتے رہیں گے۔ تاکہ اشاعت اسلام کے عظیم الشان جہاد میں واقفین زندگی کے ساتھ ان کے رشتہ دار بھی برابر کے شریک سمجھے جائیں۔

☆

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۶۴ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ ستمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے، ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی!

(مینیجر الفضل)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام روزنامہ الفضل جاری کرا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے!

(مینیجر)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم میاں صلاح محمد صاحب مرحوم آف دھوڑیاں

(مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم سابق مبلغ مغربی افریقہ)

حضرت میاں صلاح محمد صاحب مرحوم ان معنوں میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود ؑ کے زمانہ میں ہی یعنی ۱۹۰۱ء میں احمدیت قبول کی مگر دور دراز علاقہ میں رہنے کی وجہ سے باوجود انتہائی کوشش کے حضور کی زیارت نہ کر سکے۔ علاقہ پونچھ اور راجوری میں احمدیت کی تبلیغ اور اس کے خاطر خواہ نتائج میں آپ کی کوششوں کا خاصہ دخل ہے۔ ایک نڈر احمدی اور بغیر خوف کے حق کو ہر چھوٹے بڑے کے سامنے پیش کرنے کی وجہ سے علاقہ میں آپ کو خاص شہرت حاصل تھی۔ سلسلہ کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک ہوتی سب سے پہلے اس میں حصہ لینے کی کوشش کرتے۔ تحریک جائداد اور تحریک جدید میں بھی حصہ لیا۔ خود موصی تھے دوسروں کو بھی وصیت کرنے کی ہمیشہ تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۹۴۸ء کے دوران سخت ناساعد حالات میں ہوئی جس کی وجہ سے آپ کے حالات شائع نہ ہو سکے۔ آپ کے کسی قدر حالات جو میسر آسکے ازدیادِ ایمان کے لئے ہدیۂ ناظرین ہیں۔

پیدائش اور زمانہ طفولیت

آپ کی پیدائش ۱۸۸۰ء یا ۱۸۸۱ء میں موضع سنگیوٹ تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ میں ہوئی۔ آپ کا تعلق کشمیر کے مشہور خاندان "میر" سے ہے اور آپ کے دادا بعض نامعلوم غیر مساعد حالات کی بنا پر وادئ کشمیر سے ہجرت کرکے پونچھ میں آباد ہو گئے تھے۔ بچپن سے ہی آپ مذہب کی طرف راغب تھے۔ آپ کے والد نے آپ کو ایک معلم کے سپرد کر دیا جس سے آپ نے قرآن کریم اور بعض مذہبی کتب پڑھیں۔ اور مذہبی مسائل سے واقفیت حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد گھر کے کام کاج کی خاطر آپ کو مکتب سے اٹھا لیا گیا مگر آپ پھر بھی وقتاً فوقتاً وقت نکال کر اپنے سابقہ استاد کے پاس حاضر ہو کر اپنے علم میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے۔

قبولِ احمدیت اور مخالفت کا آغاز

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی یعنی ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۰ یا ۲۱ سال کی تھی مگر بوجہ سفر کی مشکلات کے باوجود کوشش کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نہ کر سکے۔ اور نہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانۂ خلافت میں قادیان جا سکے۔ قادیان کی زیارت کی سعادت آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں ہی نصیب ہوئی۔ آپ قبولِ احمدیت کا واقعہ یوں بیان فرماتے کہ بچپن میں ہم ایک کتاب "احوال الآخرت" پڑھا کرتے تھے اس میں امام مہدی علیہ السلام کے چودھویں صدی میں ظہور کا ذکر تھا نیز ظہور کے وقت کی علامات بھی مذکور تھیں۔ جب ۱۳۱۱ھ میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ آپ اور آپ کے ایک اور دوست مسمی "میاں منگا صاحب" لوہار کے والے نے تلاش شروع کر دی۔ اسی اثنا میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب جو وادی کشمیر غالباً ناسنور کے رہنے والے تھے۔ قادیان سے ہو کر آجوری کا دورہ کرتے ہوئے ادھر سے گزرے اور انہوں نے راجوری میں بھی تقریر کی۔ ان کی تقریر نے لوگوں پر کافی اثر کیا چنانچہ ایک شخص قاضی اکبر صاحب جو رہتال متصل راجوری کے رہنے والے تھے جن کے ذریعہ بعد میں اس علاقہ میں متعدد جماعتیں بھی قائم ہوئیں۔ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ ان کے ذریعہ آپ اور آپ کے دوست میاں منگا صاحب بھی بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ ہر دو نے بیعت بذریعہ تحریر کی۔ بعد میں دستی بیعت کے لئے میاں منگا صاحب نے قادیان جانے کے لئے سفر اختیار کیا مگر سواری کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے وہ منزل مقصود پر نہ پہنچ سکے کیونکہ اس زمانہ میں رسل و رسائل کا انتظام نہ تھا پیدل ہی جب وہ جہلم سے ہوتے ہوئے پٹھان کوٹ پہنچے تو بیمار ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔

اسی زمانہ میں ایک اور احمدی دوست بنام مولوی محبوب عالم صاحب چک پرانا ضلع گجرات سے گوئی ضلع پونچھ میں جا کر رہائش پذیر ہوئے انہوں نے بھی تبلیغ اور درس و تدریس کا سلسلہ اس علاقہ میں جاری کیا۔ ان کے ذریعہ سے اس علاقہ میں بھی بعض جماعتیں قائم ہونی شروع ہوئیں۔ آپ کا میل ملاپ ان سے اکثر ہوتا جو آپکی احمدیت میں پختگی اور تعلیم و تربیت میں ترقی کا موجب ہوا۔

جب آپ نے احمدیت قبول کی تو اپنے خاندان اور علاقہ میں مشہور ہو گیا کہ آپ نے نعوذ باللہ کوئی نیا مذہب اختیار کر لیا ہے۔ فتوے لگ گئے اپنوں اور بیگانوں نے شدید مخالفت کرنی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ آپ کے بھائیوں نے مجبور کر دیا کہ آپ اپنے گاؤں سے ہجرت کر جائیں۔ اس عرصہ میں قاضی اکبر صاحب جن کا ذکر اوپر آچکا ہے کی تبلیغی مساعی سے ان کی برادری کے اکثر لوگ احمدی ہو چکے تھے اور چارکوٹ میں اچھی خاصی جماعت قائم ہو چکی تھی۔ آپ جھگڑے فساد سے تنگ آکر وہاں چلے گئے اور قریباً سال بھر وہیں رہے۔ اس سلسلہ میں آپ بیان کیا کرتے تھے کہ آپ کے بھائیوں نے فتویٰ حاصل کر لیا کہ نعوذ باللہ آپ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں اور جو دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے اس کو وراثت میں سے حصہ نہیں ملتا۔ بھائیوں نے اس سلسلہ میں کہا کہ نئے دین کو چھوڑ دو ورنہ ہم جدی وراثت کا آپ کو حصہ نہیں دیں گے۔ سلسلۂ گفتگو بڑھتا گیا انہوں نے اصرار کیا آپ نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ جس چیز کو میں نے حق اور خدا کی طرف سے سمجھ کر قبول کیا ہے اس سے کیسے دستبردار ہو سکتا ہوں یہ مذہبی معاملہ ہے اس کا تعلق بلا واسطہ خدا سے ہے اگر آپ جائداد سے محروم کر دیں گے تو کوئی ہرج نہیں میرا خدا زندہ ہے وہ کوئی اور صورت پیدا کر دے گا۔ اس قسم کی باتیں سنکر آپ کا ایک بھائی جوش میں آگیا اور آپ کو دھکا دیا آپ گر پڑے اور آپ کا سر دیوار کے ساتھ جا لگا۔ انتہائی شدید چوٹ آئی کہ تین دن تک بیہوش رہے۔ ہوش آنے پر آپ کی والدہ نے مشورہ دیا کہ فی الحال گھر چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں اسی میں بہتری ہے آپ نے اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ہجرت کر لی۔ چونکہ آپ ذریعہ معاش سے محروم کر دئے گئے تھے اس لئے آپ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

الٰہی نصرت

ان ہی دنوں میں پونچھ کی حکومت کی طرف سے اعلان جاری ہوا کہ گورنمنٹ کچھ غیر آباد علاقوں کو آباد کرنے کے لئے مفت زمین مزارعین کو تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے بھی درخواست دیدی چنانچہ آپ کو ایک غیر آباد علاقہ میں کچھ زرعی زمین الاٹ ہو گئی اب مشکل یہ تھی کہ آپ اس کو بغیر ضروری سامان کے آباد نہیں کر سکتے تھے علاقہ کے احمدی دوستوں نے ابتدائی ضروری سامان مہیا کر دیا جس کی مدد سے آپ اس قطعۂ زمین کو آباد کرنے کے قابل ہو گئے اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ذریعہ معاش کا انتظام کر دیا اور آپ کے رشتہ داروں پر ثابت کر دیا کہ احمدیت کو قبول کرنے والا شخص باوجود لوگوں کے ناروا سلوک کے ترقی ہی کرتا ہے۔ (باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اسکی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی"۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹-۱۰ مطبوعہ بار اول ۱۹۰۱ء)

یہ کتاب ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی تھی مگر جو حوالہ ایڈیٹر شہاب نے نقل کیا ہے وہ ۱۷۔ فروری ۱۹۰۶ء کا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پائی یعنی آپ کی وفات سے سوا دو سال پہلے کا ہے۔ گویا ایڈیٹر صاحب کی دانست میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے صرف سوا دو سال پہلے انگریزوں کی حمایت کے لئے دعوئ نبوت کیا تھا اللہ تعالیٰ ایسے جہل مرکب اہلِ علم حضرات سے امتِ مرحومہ کو محفوظ رکھے۔

مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کن لوگوں کی گرفت میں آئے ہوئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو محض جھوٹی اور چکنی چپڑی باتوں سے زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں اور بغیر کوئی کام کئے حلال کی کمائی کھانے کے غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے اپنے حلوے مانڈے اور سفید براق اور نفیس کرتے پہن کر اکڑتے پھرتے ہیں۔ اگرچہ ان کا علم "پکی روٹی" اور زیادہ سے زیادہ کنز قدوری قافیہ سے آگے نہیں ہوتا مگر جو لوگ فی الحقیقت اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے قربانیاں دے کر دیگر ممالک میں جا جا کر تبلیغ و اشاعتِ دین کا کام کرتے ہیں ان کے برخلاف اشتعال دلانے کے لئے جھوٹ کے پلندے تیار کرتے ہیں اور اس طرح بقول مودودی اخبار "دعوت دہلی" اپنی جھینپ مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری آجکل منٹگمری میں بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

حکیم عبدالواحد واقفِ زندگی

کارکن دفتر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ

دار الضیافت ربوہ میں آنیوالے عطایاجات و صدقات

ماہ جون / جولائی ۱۹۶۲ء میں مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے عطایاجات / صدقات کی رقوم موصول ہوئی ہیں ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

احباب کرام دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہر شر و بلا سے انہیں محفوظ رکھے ۔ اور اپنے خاص فضل سے نوازے ۔ آمین

خاکسار (مرزا انور احمد افسر لنگرخانہ ربوہ)

عطایاجات

مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال بھوبھی ضلع سیالکوٹ	عطیہ	۴۷ - ۵۰	روپے
" حمید اللہ صاحب بذریعہ مرزا انور احمد صاحب	"	۱۰۱ - ۰۰	"
" عبد الکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ	"	۲ - ۰۰	"
" چوہدری عبد اللہ خاں صاحب چک ۸۸ لائل پور	"	۳۵ - ۰۰	"
" احمد رشید چوہدری صاحب بہاولنگر	"	۵ - ۰۰	"
" چوہدری بشیر احمد صاحب پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی	"	۱۰ - ۰۰	"
" نور محمد صاحب چک ۲۸۸ شبیر کا ضلع لائل پور	"	۲ - ۰۰	"
محترمہ زیادت بی بی و دیبا قائی بی بی " " "	"	۶ - ۰۰	"
مکرم ملک عبد الرب صاحب ربوہ	"	۶ - ۰۰	"

صدقات

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بذریعہ چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ ربوہ	صدقہ	۱۰ - ۰۰	"
مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ	"	۲ - ۰۰	"
" بابو محمد عالم صاحب سرگودھا	" بکرا	۳۰ - ۰۰	"
محترمہ ثریا ملک صاحبہ لورالائی (بلوچستان)	صدقہ	۵ - ۰۰	"
مکرم محمد افضل صاحب عابد تہران بذریعہ محمد عالم صاحب سرگودھا	صدقہ بکرا	۳۰ - ۰۰	"
محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۔ لاہور چھاؤنی	صدقہ بکرے	۴۰ - ۰۰	"
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کراچی	صدقہ	۲۰ - ۰۰	"
مکرم سید میر داؤد احمد صاحب	صدقہ بکرا	۳۰ - ۰۰	"
" چوہدری شاہنواز خاں صاحب کراچی	صدقہ	۱۵۰ - ۰۰	"
" کیپٹن سلیم احمد صاحب کامٹی کراچی	"	۲۵ - ۰۰	"
محترمہ مہر نگار صاحبہ ۔ ربوہ	"	۵ - ۰۰	"
" اہلیہ صاحبہ منظور علی صاحب حیدر آباد سندھ	"	۵ - ۰۰	"
" سعیدہ خانم بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ	صدقہ بکرا	۴۰ - ۰۰	"
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	صدقہ	۱ - ۰۰	"
" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا بذریعہ محمد عالم صاحب	صدقہ بکرا	۳۵ - ۰۰	"
" ماسٹر علی احمد صاحب منڈٹلے (جہلم)	صدقہ	۲ - ۰۰	"
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	صدقہ بکرا	۵۰ - ۰۰	"
" محمد عبد الرحمن صاحب محاسب کراچی بذریعہ نظارت خدمت درویشان	"	۴۰ - ۰۰	"
" شیخ محمد اسلم صاحب مزنگ لاہور " " "	"	۳۰ - ۰۰	"
" علی احمد صاحب فاضل منڈٹلے ضلع جہلم " " "	"	۳۰ - ۰۰	"
" جمیل احمد صاحب جاوید بحرین بذریعہ قاضی شریف احمد صاحب ملتانی برائے صحت حضور اقدس	صدقہ بکرا	۳۵ - ۰۰	"
" مرزا منور احمد صاحب پاٹ روڈ کوئٹہ (معرفت مرزا اعظم بیگ صاحب کوئٹہ)	صدقہ	۵ - ۰۰	"
" مشتاق احمد صاحب نیشنل ایئر ڈھاکہ ۔	صدقہ بکرا	۵۰ - ۰۰	"
" ملک محمد شفیع صاحب صدر دار الرحمت ربوہ (برائے صحت حضور اقدس)	صدقہ بکرے	۷۵ - ۰۰	"
محترمہ بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	صدقہ بکرا	۳۵ - ۰۰	"
مکرم نصیر احمد صاحب سیالکوٹ	"	۲۵ - ۰۰	"
" سلطان علی خاں صاحب ملتان (عبد الرحیم اینڈ سنز)	صدقہ	۱۵ - ۰۰	"
محترمہ بدر بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی	صدقہ بکرے	۴۰ - ۰۰	"
" بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ	صدقہ	۱۰ - ۰۰	"
" محمد یوسف صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ	"	۱ - ۰۰	"

۴۴

عظیم الشان بشارت

ہمارے محسن اعظم سرورِ کائنات و فخرِ موجودات سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَن بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ط

یعنی جو مخلص بندہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بناتا ہے ۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے محسن اور محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں اپنی غریب اور مٹھی بھر جماعت کے ذریعہ تمام غیر ممالک میں مساجد تعمیر کروانے کا عزم صمیم فرمایا ہے ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے ۔ اور تمام غیر ممالک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں ۔"

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تک غیر ممالک میں تقریباً تین سو سے زائد مساجد معرض وجود میں آچکی ہیں ۔ اور وہاں سے اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں آچکا ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنی جماعت کے ہر طبقہ کے احباب کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرما دیا ہے جس کے مطابق بآسانی کاربند ہو کر امیر و غریب سب ہی مذکورہ بالا عظیم الشان بشارت کے مستحق بن سکتے ہیں ۔ سو اس صدقہ جاریہ میں ہر طبقہ کے افراد مقدور بھر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دُعائے مغفرت

۱ ۔ میرے بڑے بھائی بابو فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ ہو بیدار حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے مورخہ ۶۲-۸-۹ صبح ½ ۲ بجے بقضاء الٰہی اچانک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم منشی میراں بخش صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے کے بڑے لڑکے تھے ۔ بہت نیک ، تہجد گزار ۔ چندوں میں بڑے اخلاص سے حصہ لیتے تھے ۔

احباب محترم بھائی صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ ، ۳ لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق عطا کرے ۔ آمین

(کرم الٰہی ملٹری اکونٹس گوجرانوالہ)

۲ ۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ مسماۃ غلام فاطمہ اہلیہ حسین بخش صاحب مرحوم جو صحابیہ تھیں مورخہ ۶۲-۸-۲۶ کو بعمر ۱۰۰ سال رحلت فرما گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی بڑی پابند اور احمدیت کی بڑی شیدائی تھیں ۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون کیا گیا ۔ جنازہ مولوی قمر الدین صاحب نے پڑھا ۔

احباب کی خدمت میں مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے ۔

(ملک نصیر احمد اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر منٹگمری)

۴۴

مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب انسپکٹر آف سکولز ربوہ	صدقہ بکرا	۳۰ - ۰۰	روپے
" چوہدری علی اکبر صاحب ربوہ	صدقہ	۲ - ۰۰	"
" لیفٹیننٹ محمود احمد صاحب باجوہ	"	۱۰ - ۰۰	"
" ملک صفی اللہ صاحب دار الرحمت ربوہ	"	۱ - ۰۰	"
" محمد یحییٰ صاحب معرفت دی سائیکل ہاؤس نیلہ گنبد لاہور	صدقہ بکرا	۴۰ - ۰۰	"
" محمد امین صاحب طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور	صدقہ	۵ - ۰۰	"
" خلیل احمد صاحب پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی سرگودھا	"	۱۰ - ۰۰	"
محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کراچی	"	۵۰ - ۰۰	"

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نکوسیا۔ ۴ ستمبر۔ قبرصی یونانیوں نے کل رات ترکوں کی آبادی لیفکا پر اچانک حملہ کیا پچیس منٹ تک بھاری فائرنگ ہوتی رہی جس کے بعد قبرصی ترک یونانیوں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس تصادم میں ہونے والے جانی نقصان کا فوری طور پر اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ اقوام متحدہ کی امن فوج نے جنگ بندی معاہدے کی اس خلاف ورزی کی تصدیق کی ہے۔ دریں اثناء یونان کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ دریائے مرتیا کے قریب ترکی اور یونان کے سرحدی گشتی دستوں کے درمیان جھڑپ ہوئی جس میں ایک یونانی عورت ہلاک اور ایک زخمی ہوئی۔

✗ **اقوام متحدہ۔** نیویارک ۴ ستمبر۔ قبرصی وفد کے سربراہ اعلیٰ مسٹر زینون روسیدس نے بتایا ہے کہ چند دن تک قبرصی ترکوں کی اقتصادی ناکہ بندی مکمل طور پر ختم کر دی جائے گی۔ اقتصادی ناکہ بندی ختم کرنے کے معاہدے کے تحت حکومت ترکوں کو خوراک پانی اور دوسری ضروریات کی وافر مقدار فراہم کرے گی اس معاہدہ پر ۱۱ اگست کو دستخط ہوئے تھے۔

✗ **اقوام متحدہ۔** ۴ ستمبر۔ قبرص میں اقوام متحدہ کی فوج پر وسائل سے بڑھ کر جو خرچ ہوا ہے اس کا ایک تہائی برطانیہ برداشت کرے گا۔

یہ پیشکش برطانیہ کے مستقل نمائندے نے سیکرٹری جنرل اوتھان کے نام ایک مراسلہ میں کی ہے یاد رہے کہ اوتھان اعلان کر چکے ہیں کہ قبرص میں اقوام متحدہ کی امن فوج کا تین ماہ کا بجٹ بیس لاکھ ڈالر ہے اور اگر خسارہ پورا نہ کیا گیا تو اقوام متحدہ قبرص سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گی۔

✗ **اقوام متحدہ۔** ۴ ستمبر معتبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ سیکرٹری جنرل اوتھان قبرص میں فن لینڈ کے کسی باشندے کو ہی مصالحت کنندہ مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اقوام متحدہ میں فن لینڈ کے مستقل نمائندے مسٹر رالف انیشل کا نام لیا جا رہا ہے یاد رہے کہ موجودہ مصالحت کنندہ سکاری تمیو جا چند ہفتے سے سخت علیل ہیں۔

✗ **نیویارک۔** ۴ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے سلامتی کونسل کو بتایا ہے کہ جمعہ کے روز اقوام متحدہ کے مشن کی موجودہ میعاد ختم ہونے پر میں یمن سے بین الاقوامی مشن کو واپس بلا لوں گا۔

انھوں نے سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ امر افسوسناک ہے کہ بین الاقوامی مشن مصر اور سعودی عرب کے فوجی دستوں میں جنگ بند کرانے کے سلسلہ میں صرف محدود کام کر سکا ہے

مصری فوجیں یمن میں صدر سلال کی حکومت کی حمایت کر رہی ہیں۔ اور سعودی عرب کی فوجیں امام بدر کی حمایت کر رہی ہیں۔

✗ **نئی دہلی** ۴ ستمبر غلہ کی قلت اور گرانی کے زبردست قومی بحران کے ساتھ ساتھ موسلادھار بارشوں سے ہندوستان کے وسیع و عریض علاقے سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے ہیں اور اس نئی آفت نے لاکھوں ہندوستانیوں کی مشکلات میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ کئی برسوں سے اتنا سخت سیلاب ہندوستان میں نہیں آیا۔ اس نازک وقت میں جب کہ بھارت کو اناج کی اشد ضرورت ہے بارشوں کی وجہ سے پچاس لاکھ ایکڑ رقبہ میں کھڑی فصلیں زیر آب آ گئی ہیں شمالی صوبوں۔ آسام بنگال اور بہار اور اڑلیسہ اور مشرقی پنجاب میں لاکھوں افراد بے خانماں ہو گئے ہیں جانی نقصان بھی ہوا ہے اور اس وقت تک کم از کم ۳۸ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ نئی دہلی کو بھی سیلابوں سے شدید خطرہ ہے یکم جولائی سے اب تک ہندوستان کے دارالحکومت میں ۴۰ انچ بارش ہو چکی ہے۔ اور ابھی ان بارشوں کے آثار ختم ہوتے نظر نہیں آتے۔

✗ **جنیوا۔** ۴ ستمبر۔ ہندوستانی مندوب مسٹر ہومی بھابھا نے ایٹم برائے امن کی تیسری عالمی کانفرنس میں بتایا کہ ہندوستان کے پہلے جوہری توانائی کے اسٹیشن سے تین لاکھ اسی ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔

انھوں نے کہا کہ تارا پور میں ہندوستان کا پہلا ایٹمی قوت کا اسٹیشن قائم کیا گیا ہے جو ۱۹۶۸ء میں پورے طور پر کام شروع کر دے گا۔ اس سٹیشن میں دو بڑی ایکٹر کام کر رہے ہیں اس اسٹیشن کے تجربے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں جوہری توانائی کے اسٹیشنوں کا قیام ملک کی اقتصادیات میں بے حد معاون ہوگا اور بچت کی بے انداز صورتیں پیدا ہوں گی انھوں نے بتایا کہ دوسرا بڑا ایٹمی قوت کا سٹیشن کینیڈا کی امداد سے راجستھان میں قائم کیا جا رہا ہے جنوبی ہندوستان میں تیسرے سٹیشن کے قیام کی تیاریاں مکمل شروع کر دی گئی ہیں۔ ایٹمی توانائی کے اسٹیشنوں سے کوئلے اور تیل کی بے انداز بچت ہوگی جس سے بھارت معقول زرمبادلہ کما سکے گا۔

✗ **واشنگٹن** ۴ ستمبر۔ صدر جانسن نے پچیس ہزار ڈالر کے غبن کی تحقیقاتی سراغرسانی کے وفاقی ادارے کے سپرد کر دی ہے سینیٹر مسٹر جان ولیم نے سینیٹ کے اجلاس میں الزام لگایا کہ سینیٹ کی ڈیموکریٹک پارٹی کے سابق سیکرٹری مسٹر رابرٹ بیکر نے گذشتہ صدارتی انتخابات کے دوران صدر کینیڈی اور جانسن کی انتخابی مہم کے لئے صرف کی جانے والی پارٹی کی رقم میں سے پچیس ہزار ڈالر خورد برد کر دیئے تھے۔

✗ **ماسکو** ۴ ستمبر۔ روس کے سرکاری اخبار "ازوستیا" نے لکھا ہے کہ امریکہ جنوبی ویت نام میں مٹی کے جو گھروندے تعمیر کر رہا ہے کسی توپ اور طیارے کے ذریعے ان کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔ اخبار کے ایک ممتاز مبصر نے لکھا ہے کہ جنوبی ویت نام میں داخلی بحران اس تیزی سے پیدا ہو رہا ہے کہ امریکہ اور اس کے مقامی مشن آبادی کی نظر میں بے نقاب ہو کر رہ گئے ہیں۔ اگر امریکہ کے حکمران سیاستدان جنوبی ویت نام کے داخلی معاملات میں بدستور مداخلت کرتے رہے تو انھیں اس سے بھی زیادہ خوفناک شکستوں کا سامنا کرنا پڑے گا

✗ **بغداد** ۴ ستمبر۔ عراقی حکومت نے شمالی عراق کی بغاوت کے ملزموں کو معافی دینے کے لئے اس قانون میں ترمیم کر دی ہے جو اس سال کے شروع میں نافذ کیا گیا تھا۔ ترمیم شدہ قانون کا اطلاق ان تمام ملزموں پر ہوگا۔ جنہوں نے ستمبر ۱۹۶۱ء سے فروری ۱۹۶۴ء کی درمیانی مدت میں بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ اب ان تمام قیدیوں کو معافی دی جائے گی جنہیں سول۔ فوجی یا خاص عدالتوں نے کردوں کی بغاوت میں حصہ لینے کے جرم میں سزا سنائی تھی۔

✗ **لندن** ۴ ستمبر۔ ہندوستان کے صدر رادھا کرشنن آئرلینڈ کے سرکاری دورے پر جاتے ہوئے برطانیہ میں قیام کریں گے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وہ ۱۹ ستمبر کو لندن پہنچیں گے۔

✗ **قاہرہ** ۴ ستمبر۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اجلاس میں عرب لیگ کے تیرہ رکن ممالک کے وزرائے خارجہ اور سندوبین نے شرکت کی سیاسی کمیٹی اسکندریہ میں ۵ ستمبر سے شروع ہونے والی عرب سربراہوں کی کانفرنس کے لئے ایجنڈا تیار کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اُردو اشعار کا منظوم انگریزی ترجمہ

احباب جماعت حضرت اقدس علیہ السلام کے منظوم کلام سے اچھی طرح متعارف ہیں۔ ادارہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے چنانچہ مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز نے ان اشعار کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ ترجمہ منظوم ہے اور خدا کے فضل سے ادبی لحاظ سے بلند پایہ ہے۔

یہ ترجمہ عنقریب ادارہ ریویو کی طرف سے کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے نیز طبع مجموعہ میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ اصل اردو اشعار بھی دیئے جائیں تاکہ دوہرا لطف اٹھایا جا سکے۔ فی الحال حضور اقدس کے تین صد چالیس اشعار اور ان کا منظوم ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ارادہ ہے کہ بعد میں فارسی اور عربی منظوم کلام کا ترجمہ بھی منظوم انگریزی میں علیحدہ شائع کیا جائے۔ انشاء اللہ۔

احمدی احباب کے علاوہ ادبی مذاق رکھنے والے غیر احمدی دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے بے نظیر ہے۔ حجم۔ ڈھائی صد صفحات

الناشر۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ ضلع جھنگ

ولادت

مکرم عبدالحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ ہش بروز سوموار دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم حکیم نظام جان صاحب کا پوتا اور مکرم ماسٹر محمد علی صاحب کھوکھر کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

(نوٹ) اس خوشی میں مکرم حکیم صاحب نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاکم اللہ۔ (مینجر)

ڈسکہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب

چوک گھنٹہ گھر ڈسکہ

سے حاصل کریں۔ (مینجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

ملائشیا اور انڈونیشیا کے درمیان بڑے پیمانہ پر جنگ چھڑنے کا خطرہ

برطانوی فوج حرکت میں آگئی

کوالالمپور ۵ ۔ انڈونیشیا اور ملائشیا کے درمیان وسیع پیمانے پر جنگ چھڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، دونوں ملکوں نے اپنی مسلح افواج کو کسی بھی صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے علاوہ ازیں ملایا میں متعین برطانوی گورکھا فوج اور نیوزی لینڈ کی فوج کا ایک بریگیڈ بھی حرکت میں آگیا ہے برطانوی گورکھا اور نیوزی لینڈ کی فوج مغربی ملایا میں ۱۹ ویں کامن ویلتھ بریگیڈ میں متعین ہے سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ برطانیہ اور نیوزی لینڈ کی فوج انڈونیشی گوریلوں کے مقابلہ کے لئے حرکت میں آئی ہے۔ ملائشیا کی باقاعدہ افواج کو جس میں برطانوی افسر بھی شامل ہیں۔ کل صبح تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ اور سنگاپور کی علاقائی فوج کو بھی ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لئے کہا گیا ہے۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ ملائشیا کی علاقائی فوج کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ اور مسلح افواج کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ ملائشیا کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے طیاروں کو مار گرائیں۔

ادھر انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے انڈونیشیا کی مسلح افواج کو کسی بھی صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ صدر سوکارنو نے مسلح افواج کو تیار رہنے کا حکم وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبانڈریو اور مسلح افواج کے سربراہوں سے ایک گھنٹے کی بات چیت کے بعد دیا۔ اور کہا کہ اس کا مقصد دشمن کی جارحانہ کاروائی کا مقابلہ کرنا ہے بعد میں وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبانڈریو نے کہا کہ ایک گھنٹے کی بات چیت کے دوران صورت حال کا گہرا جائزہ لیا گیا خاص طور پر انڈونیشیا کے ساحل کے نزدیک غیر ملکی جہازوں کی موجودگی پر غور کیا گیا۔

ملائشیا نے انڈونیشیا پر الزام لگایا ہے کہ اس نے اپنے ایک پر امن ہمسائے کے خلاف بلا وجہ جارحیت کی ہے اس سلسلے میں ملائشیا نے سلامتی کونسل کا اجلاس فوری طور پر طلب کرنے کے لئے کہا ہے، وزیر امور داخلہ جناب اسماعیل بن عبدالرحمن کی قیادت میں ایک خاص وفد اقوام متحدہ روانہ ہو گیا ہے۔ جو سلامتی کونسل میں انڈونیشیا پر ملائشیا کے الزام کا جواز پیش کرے گا۔

تیونس میں انتخابات کی تیاریاں،

تیونس ۵ ستمبر۔ تیونس کی ایک پارٹی کی پارلیمنٹ کے لئے ۸ نومبر کو انتخابات منعقد ہوں گے اس کے ساتھ ہی جمہوریہ کے صدر کا بھی انتخاب عمل میں آئے گا۔ اس سلسلے میں صدر حبیب بورقیبہ نے ایک فرمان پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ۹۰ ارکان پر مشتمل پارلیمنٹ ۸ نومبر ۱۹۵۹ء کو ۵ سال کے لئے منتخب کی گئی تھی۔ اس کے تمام ارکان نو دستور پارٹی کے ممبر ہیں جس کے سربراہ صدر بورقیبہ ہیں۔ صدر کا انتخاب براہ راست ووٹ سے عمل میں آئے گا۔ ۶۱ سالہ صدر بورقیبہ کو دستور ساز اسمبلی نے ملک کے آزادی حاصل کرنے کے ایک سال بعد ۱۹۵۷ء میں منتخب کیا تھا ۸ نومبر ۱۹۵۹ء کو پہلی پارلیمنٹ کے انتخاب کے ساتھ انہیں دوبارہ صدر منتخب کیا گیا۔ اب پانچ سال بعد صدر بورقیبہ دوبارہ بلا مقابلہ صدر کے عہدے کے امیدوار ہوں گے اس وقت وہ سوئٹزرلینڈ میں علاج کے لئے مقیم ہیں۔

گڑھوں کے تدریجی عمل سے چاند کی سطح ہموار ہو گئی

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ چاند کی ناہموار سطح گڑھوں کے ایک بہت بڑے عمل کی وجہ سے ہموار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے انسان بردار خلائی جہازوں کا آئندہ چند سال میں وہاں محفوظ طور پر اترنا ممکن ہو گیا ہے یہ اطلاع ان سائنسدانوں نے دی ہے جو چاند کی سطح کے قریب سے لی جانے والی ان تصاویر کا مطالعہ کر رہے ہیں جو امریکہ کے خلائی جہاز رینجر نمبر ۷ نے حال ہی میں بھیجی تھیں ایڈنبرا یونیورسٹی کی تجربہ گاہ کے ڈاکٹر جیرالڈ کوئیپر نے بتایا کہ جس علاقے میں رینجر نمبر ۷ اترا تھا وہ ملبے اور غباروں سے ڈھکا ہوا ہے لیکن ان کے خیال میں یہ ملبہ خاصہ ٹھوس ہے اور ایسی گرد پر مشتمل نہیں کہ جس میں خلائی جہاز دھنس جائے۔

سنگاپور میں فسادات کے بعد فوج طلب کر لی گئی

متعدد چینی اور ملائی باشندے ہلاک ہو گئے

سنگاپور ۵ ستمبر۔ سنگاپور میں خوفناک نسلی فسادات کے بعد فوج طلب کر لی گئی ہے اور شہر میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ یہ فسادات چینی اور ملائی نسل کے باشندوں کے درمیان کل صبح شروع ہوئے اور ان میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ پولیس نے فسادات کے سلسلے میں متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے، ملائشیا کے وزیر اطلاعات صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے کوالالمپور سے سنگاپور روانہ ہو گئے ہیں۔

ملائشیا کے صوبہ سنگاپور میں کل صبح ملائی اور چینی نسل کے باشندوں میں خونریز فسادات کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ ان فسادات میں فریقین کے آٹھ افراد ہلاک اور ۳۸۰ زخمی ہوئے ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں یہ دوسرا موقع ہے کہ سنگاپور نسلی فسادات کی لپیٹ میں آیا ہے۔ گزشتہ ماہ کے اوائل میں بھی وہاں نسلی فسادات ہوئے تھے جن میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

کل کے فسادات کے بعد امن و امان بحال کرنے کے لئے حکومت کو فوج کی امداد طلب کرنا پڑی جس علاقے میں فسادات شروع ہوئے تھے وہاں فوج کی بھاری تعداد متعین ہے اور بکتر بند گاڑیاں شہر میں گشت کر رہی ہیں۔

پولیس کو ہوشیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور پولیس کے گشتی دستوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ پولیس نے فسادات کے سلسلہ میں متعدد افراد کو گرفتار بھی کیا ہے۔

واضح رہے کہ ملائی اور چینی باشندوں میں فسادات برطانوی دور اقتدار سے ہو رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ سنگاپور کی تقریباً تمام تجارت، کاروبار اور معیشت چینی باشندوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان میں سے بیشتر سنگاپور کے شہری تک نہیں ہیں۔ ملائی باشندوں پر چینیوں کے اس اقتصادی غلبہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ملایائی بغاوت کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ملائی باشندوں نے ایک مہم بھی شروع کی ہے کہ ملایائی زبان ملک کی سرکاری زبان قرار دی جائے اور تعلیمی اداروں میں اس کی باقاعدہ تعلیم دی جائے۔ یہ مطالبہ کسی حد تک تسلیم بھی کیا جا چکا ہے جس سے چینی باشندے سخت پریشان ہیں۔ کیونکہ اس طرح وہ اپنی برتری رفتہ رفتہ کھو رہے ہیں۔

گولڈ واٹر کے بیان کا خیر مقدم

واشنگٹن ۵ ستمبر — امریکہ کے محکمہ دفاع کے ترجمان نے ریپبلکن پارٹی کے صدارتی امیدوار مسٹر بیری گولڈ واٹر کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا کہ امریکہ میں جبری بھرتی کا طریقہ ختم کر دیا جائے۔

جلسہ سیرت حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر مورخہ ۶/۹/۶۴ بروز اتوار بعد نماز مغرب ایک اہم جلسہ مسجد مبارک میں ہو گا۔ تمام احباب جماعت سے عموماً اور خدام و اطفال سے خصوصاً اس جلسہ میں شمولیت کی درخواست ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے پیغام کے علاوہ محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور بعض دیگر مقررین حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں گے۔

(مہتمم مقامی)

ولادت

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس سابق مبلغ نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(مولوی غلام احمد نسیم)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بچے عزیز نثار اللہ نے پچھلے سال امتیازی کامیابی حاصل کر کے سرکاری وظیفہ حاصل کیا تھا اور امسال دوسرے بچے عزیز ضیاء اللہ نے بھی پانچویں جماعت میں نمایاں پوزیشن حاصل کر کے گورنمنٹ کی طرف سے ایک سو دس روپے سالانہ خاص وظیفہ پایا ہے الحمد للہ

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر دو عزیزوں کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ کرے اور خادم الدین کے لئے موجب راحت اور سلسلہ کا فدائی بنائے آمین

(محمد عبداللہ باجوہ سیکرٹری مال ظفر وال ضلع سیالکوٹ)

نوٹ: مسرت خوشی میں مکرم محمد عبداللہ صاحب باجوہ نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل جاری کرایا ہے جزاھم اللہ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷